Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ
الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 30 ستمبر 2000ء - یکم رجب 1421 ہجری - 30 تبوک 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 223

سب سے بڑی محبت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی نظر میں اس کے آباء واجداد اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(بخاری کتاب الایمان باب حب الرسولؐ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین' جورو' اپنی اولاد' اپنے نفس۔ غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جاوے' چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے (-) (البقرہ:201) یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو' بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ (-)

اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے' تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے' تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں' بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 138۔137)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تم اپنے اندر جوش' اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

"اگر تمہارے اندر کمزوریاں اور خامیاں ہیں اور تم دعا کرتے ہو کہ خدایا! تو ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دے۔ تو تمہاری دعا ہی ان کو دور کر دے گی۔ اگر تم نمازوں میں کمزور ہو۔ اور تم دعا کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو دور کر دے اور تمہارے اندر اس کمزوری کا احساس پایا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو دور کر دے گا۔ اور تم خود بھی نمازوں میں پابندی اختیار کرو گے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت ہی آئے گی جب تم خود بھی اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اگر تمہارے اندر جوش اور اخلاص ہے اور پھر تم دعا کرتے ہو۔ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ ورنہ کامیابی تمہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر جوش' اخلاص اور دعا پر یقین پیدا کرو۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خصوصاً نوجوانوں کو۔ کہ وہ اپنے اندر دعا کرنے کی عادت پیدا کریں۔ پرانے لوگوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ دیکھا ہے۔ اور ان کے اندر دعا کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اب نوجوانوں کو بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے رونے' گریہ وزاری کرنے اور فریاد کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اگر وہ پورے اخلاص' یقین اور جوش کے ساتھ ایسا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ جو ان کی حالت کو بھی درست کر دے گی اور کامیابی کے رستے بھی ان کے لئے کھول دے گی۔"

(خطبہ 17 دسمبر 1928ء مشعل راہ ص 610)

فجر کے وقت تلاوتِ قرآن خدا کو بہت پسند ہے

سڑکوں اور گلیوں کو صاف ستھرا رکھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

- خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور دوسروں کو سمجھائیں۔ اور عملاً کام کریں۔ میں نے جو اعلان عملی کام کے متعلق کیا تھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدام الاحمدیہ اس سے غافل نہیں ہیں جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا اس کے لئے انجینئروں کے مشورہ کی ضرورت ہے جو لیا جا رہا ہے۔ اور اس کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔ مگر ان کا صرف یہی کام نہیں بلکہ اور بھی کئی کام ہیں (-) وہ دیکھیں کہ لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں۔ اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔ تھوڑی سی محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ گاؤں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی صفائی کی طرف خاص توجہ چاہئے۔

(مشعل راہ ص 152)

○ ہمارے ملک میں گندگی کا مفہوم ہی بالکل بدل گیا ہے اور یہ ہاتھ سے کام نہ کرنے کا ہی نتیجہ ہے یہ سب کسل اور سستی ہے کہ کون اٹھے اور کون دھوئے۔ اور کون صفائی کرتا پھرے۔

(مشعل راہ 154)

○ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رستہ سے کانٹا ہٹا دینا بھی نیکی ہے۔

(مشعل راہ ص 152)

اعلانات کے متعلق ضروری ہدایت

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلانات نکاح' ولادت' وفات اور کامیابی وغیرہ روزنامہ الفضل میں اشاعت کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ ورنہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔ اعلان کے ساتھ نکاح فارم کی کاپی بھی منسلک کریں نیز کامیابی کے اعلان کے ساتھ دستاویزی ثبوت منسلک کریں مثلاً سند یا ادارہ کے سربراہ کی تصدیق ہو۔

(مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 127

قرآن مجید کی علت غائی کیا ہے ایک فیصلہ کن سوال

برصغیر کے نامور مصنف جناب شبلی نعمانی جن دنوں علی گڑھ کالج میں پروفیسر تھے۔ انہوں نے "دائرۃ التالیف" کے نام سے ایک علمی رسالہ نکالنے کا اعلان کیا۔ ان کی حضرت مولانا نورالدین صاحب سے مراسلت رہتی تھی اور وہ آپ کے کتب خانہ سے بعض کتابیں بھی منگوایا کرتے تھے۔ اس علمی رسالہ کا اشتہار انہوں نے حضرت مولانا نورالدین کی خدمت میں بھی ارسال کیا جو انہوں نے نہایت ادب سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے حضور بغرض رہنمائی پیش کردیا۔

حضرت اقدس نے اس ضمن میں جو ارشادات فرمائے جن کی اطلاع حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کو بذریعہ مکتوب دے دی۔ اس اہم اور یادگار مکتوب کا ایک حصہ قارئین کے اضافہ علم و عرفان کے لئے درج ذیل کیا جارہا ہے:۔

"مولوی شبلی نے ایک اشتہار نکالا ہے کہ ایک رسالہ بنام دائرۃ التالیف جاری کیا جائے۔ جس میں مشاہیر علماء مضامین لکھا کریں۔ اور یکجا کرکے مشتہر کئے جایا کریں۔ پھر مضامین کی فہرست دی ہے۔ اور منجملہ ان کے اہم مضمون یہ رکھا ہے کہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت اور معارف و حقائق پر مضمون لکھے جائیں۔ اور دوسری کتابوں سے اس کی ترجیح ثابت کی جائے۔

غرض بڑا لمبا اشتہار نکالا ہے مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا۔ انہوں نے ازبس پسند کیا اور اس پر مجھے اپنے ساتھ متفق کیا ہم نے یہ خیال کیا کہ اب ہم مہوتسو کے جلسہ کی طرح اس میں بھی مضامین لکھ کر غالب آجائیں گے۔ ہاں اس میں مضامین کی سرخی میں یہ بھی تھا کہ الٰہیات اور نبوت پر بھی مضامین ہوں ہم نے یہ سوچا کہ وہ لوگ لکھ ہی کیا سکتے ہیں۔ یوں اس سارے سلسلہ میں اس رسالہ کے سب سے زیادہ ہمارے مضامین ہوں گے۔ غرض ہم ازبس خوش ہوئے اور میں نے شام کے وقت بڑے فخر اور جوش اور خوشی سے معیت مولوی صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی۔ حضرت نے فرمایا ہم کوئی کام ان لوگوں کی وساطت اور معیت سے کرنا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ زمینی ہیں ان کی اغراض کبھی خالص اور صحیح ہو نہیں سکتیں اور خدا تعالیٰ نے کبھی روا رکھا ہی نہیں۔ کہ

اس کا کام کسی مادی اور زمینی آدمی کا مرہون منت ہو۔ فرمایا آپ گھبرائیں نہیں ہمارا سلسلہ کامیاب ہوگا۔

اور ضرور ہوگا۔ اور آسان راہوں سے ہوگا۔ فرمایا اور مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہ ایک سوال شبلی سے کریں

اگر وہ اس کا جواب دے تو خوشی سے شامل ہونے کو تیار ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ قرآن اپنی تعلیم سے انسان کو کیا بنانا اور کہاں تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اور اس کی علت غائی کیا ہے اور اس کے پیرو میں اور دوسرے مذاہب کے پیرووٴں میں آخرکار بلحاظ اخلاق اور اعمال

اور مدارج کے مابہ الامتیاز اور خارق کیا پیدا ہو جاتا ہے۔" اور فرمایا مجھے ان لوگوں کی کارروائیوں سے شدید قبض پیدا ہوتی ہے۔ میں صاف دیکھتا ہوں کہ ان کا تعلق اس خدائے قادر مطلق سے قطعاً نہیں جس کے سہارے سے ہم جیتے اور اس پر امیدیں باندھے بیٹھے ہیں"

(الحکم 21/28 مئی 1924ء صفحہ 27)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

استقلال کی برکت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ استقلال فی الدعاء بڑی چیز ہے۔ ایک بزرگ کا قصہ سنایا کہ وہ تیس سال یہی آواز سنتا رہا۔ کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی۔ مگر وہ استقلال سے دعا میں لگا رہا۔ آخر ایک روز اسے ارشاد باری تعالیٰ کا ہوا۔ کہ تیس سال کے عرصہ میں جس قدر دعائیں تو نے کی ہیں وہ قبول۔

(الحکم 28 فروری 1914ء صفحہ 3)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمازوں کے اوقات میں کھیل وغیرہ سے اجتناب کیجئے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 6/اکتوبر2000ء

12-40 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
12-50 a.m. تبرکات: مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر۔
1-50 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
2-25 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
3-30 a.m. عربی سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
4-50 a.m. لقاء مع العرب۔
5-50 a.m. تبرکات
6-50 a.m. اردو کلاس۔ نمبر456
8-10 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-25 a.m. ترکی سیکھئے
8-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر160
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-15 a.m. سرائیکی پروگرام۔
12-30 p.m. لقاء مع العرب
1-30 p.m. اردو کلاس نمبر456
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
3-25 p.m. بنگالی سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
4-55 p.m. نظم۔ درود شریف۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ (براہ راست)
6-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
6-20 p.m. مجلس عرفان۔
(ریکارڈ۔ 29 ستمبر2000ء)
7-25 p.m. خطبہ جمعہ
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس نمبر457
11-50 p.m. لقاء مع العرب۔

ہفتہ 7/اکتوبر2000ء

12-50 a.m. انٹرویو: محترمہ بی بی ناصرہ بیگم صاحبہ
1-45 a.m. خطبہ جمعہ
2-55 a.m مجلس عرفان
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-05 a.m. خطبہ جمعہ
7-10 a.m. اردو کلاس
8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 a.m. مجلس عرفان۔
10-05 a.m. تلاوت۔
10-35 a.m. انٹرویو۔
11-15 a.m. ایم ٹی اے ماریشس پروگرام۔
12-10 p.m. ہفتہ وار پروگرام
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
3-05 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-50 p.m. ڈینش سیکھئے۔
5-05 p.m. جرمن ملاقات
(ریکارڈ: 30/ستمبر2000ء)
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. کوئز: خطبات امام
7-40 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
7-55 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-20 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 8/اکتوبر2000ء

12-40 a.m. ہفتہ وار پروگرام۔
1-00 a.m. عربی پروگرام۔
1-30 a.m. چلڈرنز کلاس۔
2-35 a.m. دستاویزی پروگرام۔
3-00 a.m. جرمن ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-45 a.m. کوئز: خطبات امام۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب
6-00 a.m. کینیڈین پروگرام۔
8-30 a.m. ڈینش سیکھئے۔
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-00 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
11-15 a.m. جرمن ملاقات
12-15 p.m. چائنیز پروگرام
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-45 p.m. چائنیز سیکھئے۔
5-10 p.m. لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
6-15 p.m. بنگالی سروس۔
7-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
8-15 p.m. ہفتہ وار پروگرام۔
8-30 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-20 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو قربانی مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے"

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات کا طویل سلسلہ

"آہ نادر شاہ کہاں گیا" کی پیشگوئی کا حیران کن ظہور

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

(قسط دوم)

نصراللہ خان کا عبرتناک انجام

اب امان اللہ تخت کے واحد دعویدار تھے۔ پہلے تو ان کے حکم پر مصاحبان گھرانے کے افراد گرفتار کئے گئے۔ جن میں فوج کے کمانڈر نادر خان اور ان کے بھائی اور بادشاہ کے حفاظتی دستے کے انچارج احمد شاہ بھی شامل تھے۔ لیکن جلد ہی انہیں باعزت طریق پر رہا کر دیا گیا اور اعلیٰ عہدوں سے بھی نوازا گیا۔ لیکن سردار نصراللہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں تھے۔ پہلے انہیں زنجیریں پہنا کر کابل لایا گیا اور پھر اسی حالت میں کابل کی سڑکوں سے گزارا گیا۔ ایک وقت تھا کہ ان کی سازش کے نتیجے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو گرفتار کر کے کابل کی سڑکوں سے گزارا گیا تھا' اب وہ خود قیدی بن کر کابل کی سڑکوں پر تماشا بن رہے تھے۔ فرق یہ تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی سکینت تھی اور استقامت تھی اور سردار نصراللہ کے ساتھ ان کے اعمال کی نحوست لگی ہوئی تھی۔

انہیں اپنے بھتیجے کے دربار میں پیش کیا گیا۔ ان پر امیر حبیب اللہ کے قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمے کے اختتام پر انہیں عمر قید سنائی گئی۔ انہیں ارک قلعے کے قید خانے میں پھینک دیا گیا۔ یہ وہی قید خانہ تھا جہاں پر حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کو قید رکھا گیا تھا۔ نصراللہ خان نے اپنی بدنصیب زندگی کے باقی ایام اسی قید خانے میں گزارنے کہا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد جیل میں ہی ان کو قتل کر دیا گیا۔ لیکن کچھ ماہ تک ان کے گھر والوں کو اس کی خبر تک نہیں دی گئی۔ نہ ہی ان کی قبر کا نشان باقی چھوڑا گیا۔ انہی کے حکم پر حضرت صاحبزادہ صاحب کی قبر کا نشان ختم کرایا گیا تھا۔ یہ مکافات عمل تھی کہ ان کی قبر کا نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہ تھا سردار نصراللہ خان کا عبرتناک انجام جس کی شہزادہ عبداللطیف صاحب نے بھرے دربار میں پیشگوئی فرمائی تھی۔

(Afghanistan by Louis Dupree Page 435, History of Afghanistan by Percy Sykes Page264-269)

تین پنجابی بھائیوں کا انجام

دوسرا گروہ مفسدین کا وہ تین پنجابی بھائی تھے جو اس وقت کابل میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ یہ تینوں امیر حبیب اللہ اور دربار کے اہم لوگوں کو حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلاف بھڑکانے میں پیش پیش تھے۔ ان میں سے ڈاکٹر عبدالغنی تو حضرت صاحبزادہ صاحب اور علماء کے درمیان مباحثے کے منصف بھی تھے۔ ان میں سے ایک یعنی نجف علی کے متعلق تو محققین کی یہ رائے تھے کہ وہ غالباً انگریزوں کے ایجنٹ تھے۔

(Islam and Politics in Afghanistan by Asta Olesen Page 137)

اور ظاہر ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ کسی ملک میں فتنہ و فساد ہی پھیلاتے ہیں' کوئی بھلائی کے کام تو نہیں کرتے۔ بعد میں بھی نجف علی کا یہ کردار واضح ہو کر سامنے آیا کہ اس کا مقصد ہی افغانستان میں بغاوت پیدا کرنا اور عدم استحکام کو ہوا دینا تھا۔ جب بادشاہت امیر حبیب اللہ کے خاندان کے ہاتھوں سے نکل گئی تو اس نجف علی نے ایک منظوم تبریک نامہ لکھ کر اس وقت افغانستان کے بادشاہ کو بھجوایا۔ یہ کتابچہ لاہور میں شائع ہوا تھا۔ اس میں امیر امان اللہ کے علاوہ علماء پر بھی طنز کئے گئے تھے۔ جب علماء کو اس کی بھنک پڑی تو انہوں نے نجف علی پر فتویٰ لگایا کہ یہ سنگسار کئے جانے کے قابل ہے۔ یہ بھی قدرت کا انتقام تھا کہ جن علماء کو نجف علی نے اکسایا تھا کہ وہ ایک معصوم انسان پر واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیں' آج وہی علماء نجف علی کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دے رہے تھے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس صورت حال میں انگریز حکومت نے مداخلت کی اور ان کی اپیل پر نجف علی افغان سرحد عبور کر کے ہندوستان واپس پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ ساتھ ہی محمد چراغ افغانستان سے نکالے گئے۔

(Islam and Politics in Afghanistan by Asta Olesen Page 137)

ایک اور بھائی ڈاکٹر عبدالغنی کو امیر حبیب اللہ نے ناراض ہو کر گیارہ سال کے لئے جیل میں ڈال دیا۔ ابھی وہ جیل میں ہی تھا کہ اس کی بیوی واپس ہندوستان آ رہی تھی کہ لنڈی کوتل کی ایک سرائے میں اس کا انتقال ہو گیا۔ بے گورو کفن لاش کو چندہ جمع کر کے دفنایا گیا۔ اس کا ایک بیٹا عبدالجبار سودا لینے بازار گیا تھا کہ کسی نامعلوم شخص نے اسے قتل کر دیا۔ عبدالغنی گیارہ سال قید کی اذیتیں کاٹ کر رہا ہوا لیکن اسے افغانستان سے نکال دیا گیا۔

(عاقبتہ المکذبین صفحہ71-70)

امیر امان اللہ خان کا طرز حکومت

امیر امان اللہ ایک نئے دور کی ابتداء کرنا چاہتے تھے۔ تخت نشینی کے بعد انہوں نے اصلاحات اور سیاسی اور مذہبی آزادی کا اعلان کیا۔ لیکن ابھی مولویوں نے انہیں مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا تھا۔ ان کی ہمدردیاں سردار نصراللہ خان کے ساتھ تھیں۔ چنانچہ رواج کے برخلاف خطبے میں امیر امان اللہ کا نام نہیں پڑھا گیا۔ امیر امان اللہ علماء کی طرف سے خطرے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس کا طریقہ یہ سوچا کہ اگر انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے تو تمام ملک بشمول علماء کے ان کی پشت پناہی کرے گا۔ برٹش انڈیا کی سرحدوں پر اس وقت کوئی خاص فوجی قوت متعین نہیں تھی' اس بات سے انہیں جرأت ہوئی۔ چنانچہ اپنا قد بڑھانے کے لئے امیر امان اللہ نے اعلان جنگ کر دیا اور اسے جہاد کا نام دیا۔ جب کابل کی عیدگاہ میں یہ اعلان کیا گیا تو سارا مجمع جوش میں 'یا مرگ یا استقلال' کے نعرے لگا رہا تھا۔ تین محاذ کھولے گئے۔ جس محاذ پر جنرل نادر خان متعین تھے' اس پر پیش قدمی کی گئی اور پارہ چنار کا کافی علاقہ افغان قبضے میں آ گیا لیکن باقی دو محاذوں پر افغان فوجیں بری طرح پسپا ہو گئیں۔ دوسری مصیبت یہ ہوئی کہ برطانوی جہازوں نے کابل پر بمباری شروع کر دی۔ اب اہالیان کابل کو استقلال کی بجائے مرگ کے امکانات زیادہ نظر آ رہے تھے۔ جو لوگ کل تک جوشیلے نعرے لگا رہے تھے اب امان اللہ اور ان کے مصاحبین کو الزام دے رہے تھے کہ خواہ مخواہ کی جنگ شروع کر دی۔ مجبوراً امیر امان اللہ نے صلح کے لئے پیش رفت کی۔ دوسری طرف پہلی جنگ عظیم کی خونریزی کے بعد اب برطانیہ بھی جنگی مہمات میں نہیں پڑنا چاہتا تھا چنانچہ مذاکرات شروع کئے گئے اور جنگ روک دی گئی۔

محمود طرزی کی یقین دہانیاں

مذاکرات کی میز بچھائی گئی۔ ابتدائی بات چیت راولپنڈی میں ہوئی۔ مگر نتیجہ کوئی نہ نکلا۔ پھر 1920ء میں تین ماہ تک منصوری میں مذاکرات کی طویل رسہ کشی چلی۔ افغان وفد کی قیادت وزیر خارجہ محمود طرزی کر رہے تھے۔ وہ افغان سیاستدانوں میں سب سے زیادہ روشن خیال اور تعلیم یافتہ سمجھے جاتے تھے۔ رشتے میں امیر امان اللہ کے خسر اور حکومت میں وزیر خارجہ ہونے کے علاوہ ان کے خاص مشیر بھی تھے۔ ان کے والد غلام محمد طرزی ایک شاعر تھے۔ امیر عبدالرحمٰن سے اختلافات کی وجہ سے انہیں وطن بدر ہونا پڑا تھا۔ محمود طرزی کی جوانی دمشق میں گزری۔ وہاں پر انہوں نے تعلیم حاصل کی اور ماحول میں موجود انقلابی نظریات کا اثر قبول کیا۔ آغاز سے ہی ان کی تحریروں نے بہت سے ہم خیال حلقوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا۔ امیر حبیب اللہ کی تخت نشینی پر محمود طرزی کی جلاوطنی ختم ہوئی اور انہوں نے کابل میں سراج الاخبار نام کا ایک اخبار جاری کیا۔ یہ ہندوستان میں بھی اتنا مقبول ہوا کہ انگریز حکومت کو اس پر پابندی لگانا پڑی۔ وہ ڈھکے چھپے انداز میں کابل کے حکمرانوں پر بھی طنز کر جاتے تھے مگر اس طرح کہ کوئی ان پر ہاتھ نہ ڈال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکے۔ اب ان کے لئے موقع تھا کہ وہ افغانستان میں اپنے ترقی یافتہ خیالات کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ وہ ہندوستان میں بھی اتنے مقبول تھے کہ جب بڑی عید کے موقع پر ڈیرہ دون میں ان کی گاڑی جامع مسجد کی طرف جا رہی تھی تو کئی لوگ ان کی گاڑی کو پیار کر رہے تھے۔

حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر جماعت احمدیہ کا ایک وفد ان سے ملنے کے لئے منصوری گیا۔ اس وفد میں افغانستان کے معزز گھرانوں کے احمدی بھی شامل تھے۔ جو عرصہ پہلے ظلم و تشدد سے تنگ آکر ملک چھوڑ چکے تھے۔ انہوں نے محمود طرزی سے مل کر دریافت کیا کہ اب جبکہ امیر امان اللہ نے افغانستان میں مذہبی آزادی کا اعلان کیا ہے کیا اس کا اطلاق احمدیوں پر بھی ہو سکا۔ اس کے جواب میں انہوں نے یقین دلایا کہ اب وہ بربریت کا دور نہیں رہا اور احمدیوں سمیت ہر ایک کو افغانستان میں مکمل آزادی حاصل ہو گی۔ جماعت کے وفد میں شامل ایک نوجوان کے والد افغانستان میں گورنر رہ چکے تھے۔ ایک وزیر صاحب تو اتنے جذباتی ہوئے کہ ان سے گلے مل کر رونے لگ گئے کہ تمہارا باپ تو میرا دوست تھا۔ وفد یہ یقین دہانی لے کر واپس آگیا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے ایک مربی مولوی نعمت اللہ صاحب افغانستان میں مقیم تھے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی تعلیم و تربیت تک محدود رکھا ہوا تھا۔ اور اس وقت بھی خوست میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی اطلاعیں مل رہی تھیں۔ حضرت مصلح موعود نے مولوی نعمت اللہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ کابل میں بھی محمود طرزی صاحب سے ملاقات کریں اور احمدیوں کو پہنچنے والی تکالیف کا تذکرہ کریں۔ وزیر خارجہ نے یہ شکایات سن کر ان کا ازالہ کیا۔

1920ء میں حضرت مصلح موعود نے دعوۃ الامیر کی صورت میں امیر امان اللہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا۔ اس کتاب میں آپ نے احمدیت کے متعلق بہت سے شبہات دور فرمائے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشانات تفصیل سے بیان فرمائے۔

اپریل 1921ء میں ایک خط کے جواب میں حکومت افغانستان نے پھر یقین دہانی کرائی کہ افغانستان میں مقیم احمدی کامل آزادی کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور اگر انہیں کہیں پر مشکلات کا سامنا ہے تو حکومت ان مشکلات کو دور کر دے گی۔

مولوی نعمت اللہ صاحب کو سنگسار کر دیا گیا

1920ء اور 1924ء کے درمیان کا عرصہ امیر امان اللہ اور محمود طرزی کی خارجہ پالیسی کی کامیابی کا عرصہ تھا۔ کابل میں انگریزوں سے معاہدہ طے پایا اور پھر یورپی ممالک اور دیگر اسلامی ممالک سے سفارتی روابط پیدا ہوئے۔ اب افغانستان ایک الگ تھلگ، نیم آزاد اور پسماندہ ریاست کی بجائے اقوام عالم کے ایک رکن کے طور پر ابھر رہا تھا۔ 1924ء کے آغاز میں حضرت مصلح موعود نے لندن میں ہونے والی ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے سفر کا ارادہ فرمایا۔ جب حضور نے اس بابت استخارہ کیا تو آپ کو کچھ رویا دکھائی گئیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کچھ ابتلاء اور مصائب پیش آنے والے ہیں۔ چنانچہ یہی سال تھا جس میں حضرت میر ناصر نواب صاحب اور حضرت مصلح موعود کی بیگم اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صاحبزادی حضرت امۃ الحی صاحبہ کا انتقال ہوا۔ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لندن میں کانفرنس کی تیاری میں مصروف تھے کہ یہ المناک اطلاع پہنچی کہ تمام یقین دہانیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پہلے مربی سلسلہ مولوی نعمت اللہ صاحب پر مذہبی الزامات پر مقدمہ چلایا گیا اور پھر کابل میں انہیں ایک ہجوم کے سامنے سنگسار کر دیا گیا۔ مولوی نعمت اللہ صاحب نے حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کے ہم وطن ہونے کا حق ادا کیا اور وہ آخر دم تک ثابت قدم رہے اور باوجود تمام مظالم اور ڈراووں کے ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

تقریباً سب نے اس بربریت پر احتجاج کیا۔ فنانشل ٹائمز، ڈیلی ٹیلیگراف، ڈیلی میل اور مارننگ پوسٹ جیسے جرائد نے اس کی مذمت کی۔ ہندوستان کے مسلم اور غیر مسلم پریس نے اس پر احتجاج کیا۔ مسلم لیگ کے صدر نے اس کی مذمت کی اور بیان دیا کہ ہم اس واقعہ سے لاتعلق نہیں رہ سکتے۔ مولانا محمد علی جوہر نے کئی اقساط میں شائع ہونے والا تفصیلی مضمون تحریر کیا۔ اور عالمانہ انداز میں اس سانحہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس قسم کی سوچ کو صریح ظلم قرار دیا۔ مگر دوسری طرف جمعیت العلماء ہند کے اراکین خوشی کے شادیانے بجانے لگے۔ اور امیر امان اللہ کو مبارکباد کی تاریں دیں۔ اس معاملے میں مولوی حبیب الرحمان صاحب ناظم دار العلوم دیوبند سب پر بازی لے گئے۔ انہوں نے جمعیت العلماء ہند کی طرف سے امیر امان اللہ کو مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔ اور تو اور یہ ظلم بھی کیا کہ امیر حبیب اللہ جیسے ظالم بادشاہ کے طریق کو اسوہ حسنہ کا نام دے ڈالا۔ اس پر بس نہیں کی بلکہ اس پیغام کے آخر میں مولوی حبیب الرحمان صاحب ناظم دار العلوم دیوبند نے افغانستان کے مستقبل کے متعلق ایک پیشگوئی بھی فرمائی تھی اور خود ہی اسے غیبی بشارت بھی قرار دے دیا تھا۔ ان کے الفاظ یہ تھے۔

"یہی وہ امر ہے جو ہم کو دولت خداداد کی ترقی و استحکام اور ملت افغانیہ کے عروج کی غیبی بشارت سناتا ہے۔" یہ پیغام اخبار زمیندار 21 ستمبر 1924ء میں شائع بھی کیا گیا تھا۔ نہ معلوم انہیں یہ غیبی بشارت کس سمت سے مل رہی تھی کیونکہ خدا کی طرف سے ملی ہوئی بشارت تو بہرحال غلط نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی اب اس پیشگوئی کو ملاحظہ کرے اور پھر ایک نظر امیر امان اللہ کے عبرتناک انجام پر ڈالے یا اب تک افغانستان کی المناک تاریخ پر نظر ڈالے تو اپنا سر پکڑ لے گا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 450 تا 459)

دو اور احمدیوں کی سنگساری

اس واقعہ سے کچھ عرصہ قبل محمود طرزی نے خود درخواست کی تھی کہ انہیں وزارت خارجہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ فرانس میں بطور سفیر کام کر رہے تھے۔ اس واقعہ کے کچھ ہی ماہ بعد انہیں دوبارہ وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالنے کے لئے کابل طلب کیا گیا۔ جب وہ بمبئی پہنچے تو حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر ناظر صاحب امور عامہ نے محمود طرزی سے ملاقات کی۔ محمود طرزی صاحب خود مولوی نعمت اللہ صاحب کو جانتے تھے۔ انہوں نے اس وحشیانہ طرز عمل پر افسوس کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ افغانستان جا کر حالات سدھارنے کی کوشش کریں گے۔ وہ افغانستان گئے۔ وزارت خارجہ کا منصب سنبھالا لیکن انہوں نے بھی امیر امان اللہ کی طرح مصلحت پسندی اور عہد شکنی کی پالیسی اپنالی۔ ان کے وہاں پہنچنے کے بعد دو اور احمدیوں یعنی عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کو بے دردی کے ساتھ سنگسار کر دیا گیا۔ ان کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"لیکن وہ بھی وہاں پہنچ کر ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد کے مصداق ہو گئے۔ کیونکہ وہاں جا کر ان کو محسوس ہوا کہ اگر ہم ان مظالم کے انسداد کی کوشش کریں گے تو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اس لئے وہ بھی خاموش ہو گئے۔ پس وہ مجرم ہیں مگر بے بس مجرم ہیں۔"

(خطبات محمود جلد 9 ص 67)

یہ مظالم کر چکنے کے بعد امیر امان اللہ اور ان کے مصاحبوں نے ان کا جواز پیش کرنے کی مضحکہ خیز کوششیں شروع کیں۔ امیر امان اللہ نے یہ بیان جاری کیا کہ کیونکہ ان کے والد کے عہد میں احمدیوں کو علماء سے مباحثے کا موقع دیا گیا تھا اور احمدی یہ مباحثہ ہار گئے تھے، اس لئے مولوی نعمت اللہ صاحب کو قتل کر دینا جائز تھا۔

(Islam and Politics in Afghanistan by Asta Olesen Page 142)

اول تو یہ دعویٰ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مباحثہ ہار گئے تھے سفید جھوٹ تھا۔ خود امیر حبیب اللہ کے ملازم فرینک مارٹن نے اپنی کتاب "Under the Absolute Amir" میں یہ اقرار کیا تھا کہ مباحثے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی فتح ہوئی تھی۔ بارہ میں سے دس علماء نے باوجود ہر قسم کے دباؤ کے آپ کے خلاف فیصلہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور جن دو بد نصیب مولویوں نے آپ کے قتل کا فتویٰ دیا تھا، ان کا فیصلہ محض سردار نصراللہ سے تعلقات کی بناء پر تھا۔ اس کی بنیاد دلائل پر نہیں تھی۔ یہ سب باتیں 1907ء میں ایک ایسے شخص کے قلم سے لکھ کر شائع ہو چکی تھیں جس کا احمدیت سے دور دور کا تعلق نہ تھا۔ اب سترہ برس بعد امیر امان اللہ کا یہ شیخی بگھارنا کہ دراصل احمدی مباحثہ ہار گئے تھے اس لئے میں نے مولوی نعمت اللہ صاحب کو قتل کرا دیا، محض ایک بچگانہ حرکت تھی۔ دوسری بات یہ کہ اگر سترہ برس قبل کسی عقیدہ سے تعلق رکھنے والا شخص کوئی مباحثہ ہار جائے، تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلتا ہے کہ پھر جس آدمی کا دل چاہے وہ اس عقیدہ سے وابستہ اشخاص کو قتل کرتا پھرے؟ نامعلوم امیر امان اللہ کس کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ دراصل وہ اپنے علاوہ کسی کو بیوقوف نہیں بنا رہے تھے۔

عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کو سنگسار کرنے کے بعد حکومت افغانستان کے مہمل بیانات کی بے عقلی اور نکھر کر سامنے آگئی۔ حکومتی بیان جاری کیا گیا کہ یہ دو اشخاص اپنے جرموں کی بناء پر قتل کئے جانے کے لائق تھے۔ ان کے جرموں کی تفصیل مزید تفتیش کے بعد شائع کی جائے گی۔ واہ کیا نرالا انصاف ہے۔ گویا دو معصوم آدمیوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور حکومت یہ بیان دے رہی ہے کہ ابھی تفتیش مکمل ہونا باقی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ اتنی جلدی بھی کیا ہے تفتیش ہوتی رہے گی۔ ہم نے تو جو کرنا تھا کر دیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

38 تولہ مالیتی -/197500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ وقار 12/5 دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 خالد محمود وصیت نمبر 29859 گواہ شد نمبر2 وقار منظور بسراء وصیت نمبر 28592 خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل کا کون سا کالم آپ کو اچھا لگا۔ اس بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ایک گوہر آبدار

قرآن حکیم ایک پر معارف کلام ہے جس کے ایک ایک لفظ میں خزانے چھپے ہوئے، جس کی ایک ایک آیت علم کی روشنی سے چمکتی ہوئی۔ فصاحت و بلاغت میں یکتا کلام، جس کی کفار مکہ بھی داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس میں بات کہنے کا انداز بڑا ہی خوبصورت۔ بڑا انوکھا، بڑا پیارا۔ بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر موضوع سے متعلق ایک دو مثالیں ہی کافی ہوں گی۔

سورۃ طور میں ذکر آتا ہے پاکباز انسانوں کا؛ ان خادموں کا جو جنتی لوگوں کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ مومنوں کی صفات کے حامل یہ نوجوان نیک، پارسا، پاکیزہ، ہر وقت جنتیوں کی خدمت کو تیار، نیک عمل میں مصروف رہیں گے۔ اس جملے میں ہم نے کوشش کی کہ ان پاکباز انسانوں کو ان کی تمام تر پاکیزگی کے ساتھ پیش کیا جائے لیکن بات کچھ بن نہ سکی۔ اب ملاحظہ فرمائیے قرآنی کلام۔ قرآن کریم اسی بات کو کتنے شاندار طریق سے پیش کرتا ہے۔ فرمایا مومنوں کے یہ خادم (جو یقیناً خود بھی اعلیٰ درجہ کے مومن ہوں گے) اس طرح ہوں گے گویا کہ لپٹے ہوئے موتی۔ موتی۔ ایک چمکدار شے، ایک قیمتی چیز، ایک صاف و شفاف آبگینہ، جس میں کشش بھی، رعنائی بھی، نزاکت بھی اور حسن بھی۔ پھر یہ موتی ہر بیرونی اثر سے محفوظ۔ پردوں میں لپٹے ہوئے، حفاظت سے رکھے ہوئے تا ان کی آب و تاب میں فرق نہ آجائے، ان پہ کوئی داغ، دھبہ نہ پڑے۔ شکست و ریخت سے محفوظ رہیں۔ اب دیکھیں دو لفظوں میں کتنی شاندار تصویر پیش کر دی گئی۔ فقط دو لفظ مومنوں کی بہت سی صفات گنوا گئے۔ پاکباز خادموں کی پاکبازی کی ایک مکمل تصویر پیش کر گئے۔ کتنا خوبصورت کلام۔ کیا فصاحت و بلاغت۔ کتنی خوبصورتی و رعنائی!

یہی دو الفاظ سورۃ واقعہ میں عورتوں کے لئے استعمال ہوئے۔ جنتیوں کی ساتھی کالی پتلیوں والی، بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی جو یعنی محفوظ موتیوں کی طرح ہوں گی۔ یہ عورتیں موتیوں کی طرح چمکدار اور حسین ہوں گی۔ مگر ساتھ ہی پاکباز بھی۔ گویا کہ چمکیلے موتی بحفاظت لپیٹے ہوئے۔ محفوظ انداز میں سنبھالے ہوئے۔ ان دو الفاظ میں ان عورتوں کا مکمل نقشہ کھینچ دیا گیا۔ وہ کتنی خوبصورت، کتنی حسین، کتنی پر کشش، کتنی چمکتی ہوئی ہوں گی۔ مگر معصوم بھی۔ محفوظ بھی، حیادار بھی۔ وہی دو الفاظ مگر قدرے مختلف رنگ میں ان حسین عورتوں کی مکمل تصویر پیش کرتے ہوئے۔ بھلا ایسی فصاحت و بلاغت کسی اور کلام میں کہاں؟

اب ان موتیوں کے بعد ایک خاص موتی کا تذکرہ بھی سن لیجئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات اور الہامات پیش کئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا: "تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا۔" کتنی پیاری بات اور کتنا پیارا انداز۔ اور کیا خوبصورت انعام کہ اللہ تعالیٰ آپ کو موتی ہی نہیں بلکہ "تیرے جیسا" کہہ کر ایک خاص موتی قرار دیتا ہے۔ ایک لفظ میں بہت کچھ سما گیا۔ موتی۔ ایک چمکدار شے۔ ایک نہایت قیمتی چیز۔ سمندروں کے پانیوں سے مسلسل دھلی جانے والی ایک پاکیزہ شے۔ حسن کا مرقع۔ پاکیزگی کا مجسمہ۔ ایک ایسی چیز جس کی چمک ہر کسی کو لبھائے۔ جس کا حسن ہر کسی کو مرعوب کرے۔ جس کی پاکیزگی ہر کسی کو قائل کرے۔ ان ساری صفات کو اللہ نے ایک لفظ "موتی" میں گنوا دیا اور اس طرح حضرت مسیح موعود کی صفات کو ایک لفظ میں سمو دیا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک موتی کن کیفیات میں سے گزرتا ہے۔ گہرے سمندروں میں یہ سیپ کے اندر محفوظ، مگر متلاطم موجوں کے تھپیڑے کھاتا ہوا کبھی ابھرتا، کبھی ڈوبتا، طوفانوں کے باوجود اپنے آپ کو سلامت رکھے، اپنی چمک دمک کو قائم رکھے، طوفانی لہروں کو سر کرتا ہوا، آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر سمندر میں صرف طوفانی لہریں ہی نہیں، بلائیں بھی ہیں۔ کہیں وہیل مچھلی کہیں شارک، اپنا غضبناک منہ کھولے ہوئے۔ اور ایسے ہی تھے حالات جو حضرت امام الزمان کو پیش آئے۔ ان کی مخالفت میں طوفان اٹھے غضبناک لہریں حملہ آور ہوئیں۔ خونخوار عفریت منہ کھولے آگے بڑھے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تھی، اس کی مدد تھی، اس کا فضل تھا کہ یہ موتی محفوظ رہا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ "تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا۔" سو اس موتی کی چمک آج بھی قائم ہے۔ اس کی روشنی آج بھی پھیل رہی ہے اور دنیا کے تاریک ترین کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ اس کی کشش آج بھی دور دراز سے لوگوں کو کھینچ رہی ہے۔ آج اس کے نادر، قیمتی اور گراں بہا ہونے کا ثبوت ہر طرف سے مل رہا ہے۔ یہ موتی محفوظ رہے گا اور اس کی چمک، اس کا نور، اس کی پاکیزگی ہر سو پھیلے گی، انشاء اللہ۔ ہمارے پاس تو آنسوؤں کے موتی ہی ہیں جو ہم اپنی آنکھوں میں سجا کر اللہ کے حضور پیش کر سکتے ہیں شاید ہماری گناہوں پہ ندامت، پشیمانی بارگاہ الٰہی میں قبولیت پا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہمارے ان موتیوں کو قبول کرے کیونکہ ہمارے پاس پیش کرنے کے لئے اور تو کچھ بھی نہیں۔

مگر یہ آنسوؤں کے موتیوں کی بات کہاں اور اس خاص موتی کا ذکر کہاں۔ وہ موتی، وہ گہر آبدار، ضائع نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کی آب و تاب، اس کی کشش بڑھتی جائے گی۔ اللہ کرے ہم بھی اس سے نور حاصل کرنے والے اور اس کی صحیح قدر کرنے والے ٹھہریں۔ آمین

کھیل کھلاڑی

بابر شبیر صاحب

ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز

کرکٹ کو ٹیسٹ کرکٹ کے درجہ تک پہنچنے کے لئے طویل سفر سے گزرنا پڑا ہے انگلینڈ اور آسٹریلیا میں مدتوں کرکٹ اندرون ملک ہی محدود رہی۔ انگلینڈ میں عوام مختلف کاؤنٹیز کے درمیان مقابلوں سے لطف اندوز ہوتے تھے جبکہ آسٹریلیا میں مختلف ریاستوں کے درمیان مقابلے شائقین کی توجہ کا مرکز تھے مالی وسائل کی کمی کے پیش نظر آسٹریلیا سے جلد کرکٹ کی راجدھانی یعنی انگلینڈ تک پہنچنا انتہائی دشوار تھا۔ اسی طرح انگریزوں کا آسٹریلیا کے لئے رخت سفر باندھنا جان جوکھوں میں ڈالنا تھا۔ آخرکار میلبورن آسٹریلیا کے اشیائے خور و نوش تیار کرنے والے ادارے (Shiers and Hond) نے یہ بیڑا اٹھایا اور آسٹریلیا میں انگلینڈ کی ایک مقامی ٹیم کو مدعو کیا چنانچہ 1861ء میں پہلی بار انگلینڈ کی ایک ٹیم آسٹریلیا پہنچی۔ اس کے بعد 1863ء میں بھی اس ادارے کی سرپرستی میں انگلینڈ کی ایک اور ٹیم نے آسٹریلیا کا دورہ کیا۔ اس طرح بین الاقوامی مقابلوں کی راہ ہموار کر دی۔ چنانچہ 1868ء میں آسٹریلیا کی ایک ٹیم نے انگلینڈ کا دورہ کیا۔

پہلا ٹیسٹ میچ

1877ء کے موسم بہار میں آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں طلوع ہونے والے مارچ کی پندرھویں صبح کی تازگی عام دنوں جیسی ہی تھی لیکن اس روز میلبورن کرکٹ گراؤنڈ میں جو خوشبو پھوٹی اس سے دنیائے کرکٹ آج بھی معطر ہے۔ اس چمکیلے اور گرم دن جب آسٹریلیا کے عظیم بیٹسمین چارلس بیز مین نے گارڈ لیا اور انگلینڈ کے باؤلر الفریڈ شا انہیں گیند کرانے آئے تو کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کرکٹ کی ایک نئی اور خوبصورت کتاب کا پہلا باب بن چکے تھے۔ اس سلسلے میں سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ جس وقت یہ میچ کھیلا گیا اس وقت اس کو ٹیسٹ میچ قرار نہیں دیا گیا۔ اس کے تقریباً سولہ سترہ برس بعد 95-1894ء میں "ٹیسٹ" کی اصطلاح پہلی بار استعمال ہوئی تو اس وقت اسے پہلا ٹیسٹ میچ قرار دیا گیا۔ سرزمین انگلستان پر پہلا ٹیسٹ 1880ء میں اوول کے میدان میں کھیلا گیا جب آسٹریلیا نے انگلینڈ کا دورہ کیا اگرچہ اس ٹیسٹ میں انگلینڈ کو کامیابی حاصل ہوئی مگر صرف دو سال بعد آسٹریلیا نے ایک مرتبہ پھر انگلینڈ کا رخ کیا۔ تو نہ صرف اپنی شکست کا بدلہ لیا بلکہ 1882ء کے اس سال نے ایشز (Ashes) کی خوبصورت اور رومانی داستان کو بھی جنم دیا۔ اس سال آسٹریلیا نے انگلینڈ کو اسی کی سرزمین پر پہلی بار شکست سے دو چار کیا۔ اوول کے اس تاریخی میدان میں کھیلا گیا دو روزہ ٹیسٹ آسٹریلیا نے انگلینڈ کو سنسنی خیز مقابلے کے بعد 7 رنز سے ہرا دیا۔ انگریزوں کو اپنی روایتوں پر بڑا ناز تھا۔ کرکٹ کو وہ لوگ اپنی میراث سمجھتے تھے۔ اس شکست نے ان کے وقار کو مجروح کر کے رکھ دیا۔ ہر شکست کے بعد نکتہ چینی کے آتش فشاں سے طنز کا لاوا پھوٹ پڑتا تھا۔ پھر اس وقت تو انگریزوں کی روشن تاریخ پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا۔ چنانچہ اگلی صبح لندن کے اخبار "دی سپورٹنگ ٹائمز" نے سیاہ حاشیوں سے انگلش کرکٹ کا ایک فرضی تعزیت نامہ شائع کیا جسے "پنچ" کے مدیر کے صاحبزادے شرلے بروکس نے تحریر کیا تھا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے "اپنی محبوب انگلش کرکٹ کی یاد میں جو 29/ اگست 1882ء کو اوول میں وفات پا گئی جس کے لئے اس کے افسردہ دوست و احباب کا ایک وسیع حلقہ تعزیت کرتا ہے۔ نوٹ: اس کا جسد خاکی نذر آتش کیا جائے اور اس کی راکھ (Ashes) آسٹریلیا لے جائی جائے گی۔ اگلے سال 1883ء کے موسم سرما میں انگلینڈ کی ٹیم 4 ٹیسٹ کھیلنے آسٹریلیا روانہ ہوئی۔ انگلینڈ کی ٹیم کی قیادت آئی وو بلائی کر رہے تھے۔ انہوں نے آسٹریلیا پہنچ کر اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ اور ان کی ٹیم کے ارکان یہاں اس راکھ کے حصول کے لئے آئے ہیں جو گزشتہ سال آسٹریلیا کے کھلاڑی ٹیسٹ جیت کر اپنے ساتھ لے گئے تھے اس سیریز کے پہلے ٹیسٹ میں آسٹریلیا نے انگلینڈ کو 9 وکٹوں سے شکست دے کر ان کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ دوسرا ٹیسٹ انگلینڈ نے جیت کر سرخروئی کے امکانات کو روشن کر لیا۔ تیسرا معرکہ میلبورن کرکٹ گراؤنڈ میں ہوا جس میں انگلینڈ آسٹریلیا کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس ٹیسٹ کے آخری دن کرکٹ کی دلدادہ 2 خواتین کسی طرح ٹیسٹ میں استعمال ہونے والی بیلز حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ انہوں نے اسے جلایا اور اس کی راکھ کو مٹی کے 5 انچ لمبے ایک ایسے خاکدان (Urn) میں محفوظ کر لیا۔ جس میں مردے کی راکھ رکھی جاتی تھی۔ اس خاکدان کو سرخ رنگ کے ایک مخملی غلاف میں لپیٹ کر انگلینڈ کے کپتان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ راکھ ہے جس کی تلاش میں آپ نے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارھی ھیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32960 میں عبدالشکور صابر ولد عبدالحمید آصف قوم راجپوت پیشہ معلم عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالشکور صابر 7-X-27 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 حامد منصور وصیت نمبر 23781 گواہ شد نمبر2 حافظ مسرور احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 29334۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32965 میں جمیلہ بیگم بیوہ محمد انور صاحب قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 139۔ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-5-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/25000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند مرحوم پلاٹ 5 مرلہ واقع کوٹ عبدالمالک مالیتی۔/100000 کا 1/8 حصہ مالیتی۔/12500 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ بیگم بیوہ محمد انور صاحب 139۔ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 نعمت اللہ شمس 149۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد افضل وڑائچ 127۔ ناصر آباد شرقی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32966 میں شازیہ انور بنت محمد انور صاحب قوم بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 139۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2000-3-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور 4 تولہ مالیتی اندازاً۔/20000 روپے۔ اور ترکہ والد مرحوم پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع کوٹ عبدالمالک مالیتی۔/100000 روپے۔ جس کے شرعی وارث 4 بھائی ایک بہن اور والدہ محترمہ ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از برادران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ انور 139۔ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 نعمت اللہ شمس 149۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد افضل وڑائچ ناصر آباد شرقی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32967 میں کلثوم چوہدری بنت چوہدری رضی اللہ وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-7-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 10 گرام مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کلثوم چوہدری 13۔ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری رضی اللہ وڑائچ والد موصیہ گواہ شد نمبر2 نعمت اللہ شمس 149۔ ناصر آباد ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32968 میں نعیم احمد ناصر ولد نصیر احمد ناصر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی متعلم وقف جدید عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-4-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/930 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد 26/28 حلقہ برکت دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد ناصر والد موصی گواہ شد نمبر2 جاوید احمد جاوید وصیت نمبر 22471۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32969 میں فوزیہ وقار زوجہ وقار منظور بسراء قوم جاٹ بسراء پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر ٹاؤن لاہور حال 12/5 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-6-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/100000 روپے۔ اور زیور طلائی

باقی صفحہ 4 پر

بقیہ صفحہ 5

ہزاروں میل کا سفر طے کیا۔ آئی وو بلائی نے بعد میں لارڈز ڈرانلے کے نام سے شہرت پائی۔ انہوں نے ایشز (Ashes) کا یادگار تحفہ پیش کرنے والی خاتون فلارلس روز موافی سے شادی کرلی۔ انہوں نے وہ یادگار خاکدان اپنی زندگی تک اپنے ہی پاس محفوظ رکھا۔ 1927ء میں ان کی وفات کے بعد وہ ٹرافی آئی سی سی کے دفتر لارڈز میں دیگر یادگاروں کے ساتھ رکھ دی گئی۔ آج بھی اسے لارڈز کی کرکٹ میموریل گیلری میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس ٹرافی کی یاد میں دونوں ممالک کے درمیان ٹیسٹ سیریز کو "ایشز" کہا جاتا ہے مگر یہ ٹرافی آج تک کسی فاتح ٹیم کو نہیں دی گئی۔ یہ ٹرافی لارڈز ہی میں رہتی ہے اور فاتح ملک یہ تصور کرلیتا ہے کہ اب ایشز اس کے پاس ہے۔ اگرچہ ایشز کے یہ مقابلے صرف انگلینڈ اور آسٹریلیا کے مابین ہوتے ہیں مگر کرکٹ کے فروغ اور ترقی میں اس ایشز کے کردار کو کوئی بھی شخص فراموش نہیں کر سکتا۔ 89-1888ء میں انگلینڈ کی ٹیم نے سی اے اسمتھ کی قیادت میں جنوبی افریقہ کا دورہ کیا اور وہاں 2 ٹیسٹ کھیلے۔ اس طرح آسٹریلیا اور انگلینڈ کے بعد جنوبی افریقہ بھی کرکٹ کی دنیا میں داخل ہو گیا۔

عالمی تنظیم

جب ٹیسٹ کرکٹ کا دائرہ تین براعظموں تک پھیل گیا تو ٹیسٹ میچوں کے انعقاد اور بین الاقوامی کرکٹ کا نظم و نسق سنبھالنے کے لئے ایک تنظیم کی ضرورت کا خیال زور پکڑ گیا۔ چنانچہ 15/ جنوری 1909ء کو جنوبی افریقہ کی تجویز پر آئی سی سی (امپیریل کرکٹ کانفرنس) کا قیام عمل میں آیا۔ 15/ جولائی 1965ء کو آئی سی سی کو امپیریل کرکٹ کانفرنس سے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل بنا دیا۔ اس وقت انگلینڈ میں اس کا ہیڈ آفس لارڈز کرکٹ گراؤنڈ پر ہے اس وقت 9 ممالک اس کے مستقل رکن ہیں جن میں انگلینڈ' آسٹریلیا' جنوبی افریقہ' پاکستان' ویسٹ انڈیز' نیوزی لینڈ' بھارت' سری لنکا اور زمبابوے شامل ہے۔ اور صرف انہی ممالک کے درمیان ٹیسٹ میچز کھیلے جاتے ہیں۔ مستقبل قریب میں بنگلہ دیش اور کینیا بھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے ممالک میں شامل ہو جائیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیۂ خون دیکر
دکھی انسانیت کی
خدمت کیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

چین میں کان میں دھماکہ 118 ہلاک
چین کے شوئی شہر میں صبح کے وقت کوئلے کی کان میں دھماکہ ہونے سے 118۔ افراد ہلاک جبکہ متعدد ملبے تلے زندہ دب گئے۔ 81۔ افراد کو بروقت کارروائی کر کے بچا لیا گیا۔ چین کوئلہ پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ تاہم اکثر کانوں میں حادثات ہوتے رہتے ہیں ایسے حادثات میں سالانہ ہزاروں افراد مارے جاتے ہیں جولائی سے اب تک ایسے 20 حادثات سے ہو چکے ہیں۔

صدام کی صحت کی خرابی
ایک سعودی اخبار نے خبر دی ہے کہ کینسر کے باعث عراق کے صدر صدام حسین کی حالت مزید خراب ہو گئی ہے جس کے علاج کے لئے فرانس اور روس نے عراق پر عائد پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دو پروازوں کے ذریعے اپنی طبی ٹیمیں عراق بھیجی ہیں "الحیات" نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ان ٹیموں میں آنے والے ڈاکٹر عراقی صدر کا علاج کرنے آئے تھے۔

فوج اور تاملوں میں جنگ
سری لنکا میں سرکاری فوج اور تامل باغیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ میں 215۔ افراد مارے گئے۔ جزیرہ نما جافنا کے مزید علاقوں پر قبضہ کے لئے ہونے والی لڑائی میں 150 فوجی ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔

عراق پر پھر الزام
عراق کے لئے اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کے کمیشن کے سربراہ نے امریکی ایوان نمائندگان کمیٹی کو بتایا کہ عراق نے تباہ کن ہتھیاروں کی تیاری دوبارہ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی پابندیاں عائد کی جائیں جو عوام کی بجائے عراقی حکمرانوں کو نشانہ بنائیں۔ انہوں نے عراق کے لئے روس کی حمایت پر تنقید کی اور کہا کہ روس کو بتا دینا چاہئے کہ اس کی پالیسی سرد جنگ کی یاد دلاتی رہے گی۔

سہارتو ذہنی جسمانی ان فٹ
24 ڈاکٹروں پر مشتمل ایک جماعت نے انڈونیشیا کی ایک عدالت کو بتایا ہے کہ سابق صدر سوہارتو ذہنی اور جسمانی طور پر ان فٹ ہیں۔ جس کے بعد عدالت نے ان کے خلاف دائر شدہ بدعنوانی کے مقدمات خارج کر دیئے عدالت کے باہر سوہارتو کے حامیوں اور مخالفوں میں جھڑپیں ہوئیں۔

مغربی بنگال میں سیلاب 819 ہلاک
مغربی بنگال میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد 819 تک پہنچ گئی ہے۔ بھارتی صوبہ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ جیوتی باسو نے متاثرہ علاقوں کا ہنگامی دورہ کیا۔ کم از کم ایک کروڑ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ کلکتہ کے بڑے حصہ میں سیلاب سے رہائشی علاقے بھی متاثر ہوئے ہیں۔

صدر منتخب ہو چکا ہوں
یوگوسلاویہ میں میلازوچ کے مخالف صدارتی امیدوار کستونیسا نے بلغراد میں ایک بہت بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں انتخاب جیت چکا ہوں اب ملازوچ سے کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کا نیا دور نہیں ہو گا جیسا کہ الیکشن کمیشن نے کہا ہے۔ یاد رہے کہ اپوزیشن نے دعویٰ کیا ہے کہ کستونیسا نے 52 فیصد سے زائد جبکہ ملازوچ نے 32 فیصد ووٹ حاصل کئے۔

کرغیزستان اور ازبکستان تعاون پر راضی
مذہبی انتہا پسندی کے خلاف کرغیزستان اور ازبکستان فوجی تعاون پر راضی ہو گئے ہیں۔ کرغز صدر نے کہا کہ یہ معاہدہ جس پر دونوں ملکوں نے دستخط کر دیئے ہیں' جارحیت روکنے میں مددگار ثابت ہو گا۔

ائر فرانس کا امریکی کمپنی پر مقدمہ
فرانس کی فضائی کمپنی ائر فرانس نے امریکہ کی کانٹیننٹل ائرلائنز کے خلاف کنکارڈ طیارے کے حادثے کی وجہ بننے پر مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ 25 جولائی کو کنکارڈ طیارے کے حادثے کی تحقیقات کرنے والی ایجنسیوں نے دریافت کر لیا تھا کہ طیارے سے ایک دھاتی پٹی سے کنکارڈ طیارے کا ٹائر پھٹا پھر انجن میں آگ لگ گئی۔

امن مذاکرات کوئی پیش رفت نہ ہو سکی
فلسطین اور اسرائیل امن مذاکرات کے بارے میں کوئی پیش رفت نہیں کر سکے فریقین اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ سمجھوتے کے امکانات بہت کم ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ بیت المقدس کے مسئلے پر موقف میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گے۔

یمن کی پرواز بھی عراق جائے گی
یمن کی ایک امدادی پرواز بھی عراق جائے گی۔ روس ایک اور طیارہ بھی بھیجے گا۔ آئس لینڈ بھی عراق پرواز بھیجنے پر راضی ہو گیا ہے۔ یمن کی پرواز میں حکومتی نمائندوں سمیت 100۔ افراد سوار ہوں گے۔

ماسٹر واچ کمپنی سیل اینڈ سروس
تمام امپورٹڈ گھڑیوں کا مرکز۔ فون 6664690
5 نخی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس سوسائٹی روڈ لاہور

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا
○ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر معدے میں السر اور مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری اور ضعف بہت ہے اسی طرح چند پریشانیوں کی وجہ سے طبیعت پر بوجھ ہے پریشانیوں کے دور ہونے اور جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح
○ مکرم خواجہ مبشر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب ساکن فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شائلہ کوثر خواجہ دختر مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب ساکن جرمنی کے ساتھ 150000 روپے حق مہر پر مورخہ 2۔ ستمبر 2000ء بروز ہفتہ ۔مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ نے بیت السلام فیکٹری ایریا میں پڑھا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال
مکرم مرزا خلیل احمد صاحب وقف جدید لکھتے ہیں۔ مکرم غلام احمد چشتی صاحب سابق معلم وقف جدید مورخہ 11۔ ستمبر 2000ء بعد دوپہر دو بجے بعمر 86 سال اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم نے 1966ء میں بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کی تھی اور 1993ء تک 27 سال تک خدمت دین کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھی مورخہ 12 ستمبر بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کرائی۔ موصوف بہت شب بیدار اور دعا گو بزرگ تھے۔ اور صاحب رؤیا و کشف تھے آپ کو پنجاب اور سندھ کی بہت سی جماعتوں میں خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم علی حسن اور مہدی چھوڑے ہیں ان کی تینوں بیویاں ان کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں۔ مرحوم صوفیانہ مزاج کے مالک تھے۔

آپ سکھاں ضلع جالندھر مکرم ابادان صاحب کے ہاں 1924ء میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم پائی پھر فوج میں بھرتی ہو گئے دوسری جنگ کے اختتام پر آپ کو فارغ کر دیا گیا ان کے افسر نے لکھا اس نوجوان کے دماغ میں کوئی عارضہ ہے یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتا ہے اور روتا ہے۔ 1953ء کے ایام شدید مخالف کے تھے پنجاب اور کراچی میں احمدیت کی سخت مخالف کی جا رہی تھی ان ایام میں آپ نے احمدیت قبول کی۔ کچھ عرصہ کے بعد ملازمت چھوڑ کر واپس اپنے گاؤں چلے آئے۔ اور کاشتکاری کرتے رہے 1966ء میں بطور معلم زندگی وقف کی اور 1993ء تک خدمت کی سعادت پائی آنکھ کے آپریشن کے بعد آپ خدمت کرنے کے قابل نہ رہے بعد کا عرصہ آپ نے ناصر آباد ربوہ میں بسر کیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح
○ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب دارالعلوم غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار نے مورخہ 17۔ ستمبر 2000ء کو اپنی نواسی عزیزہ صائمہ اکرم بنت محمد اکرم شاہد کے نکاح ہمراہ عزیزم ارشد عالم ابن محمد عالم مرحوم آف سنت نگر لاہور کا اعلان مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر لاہور میں کیا۔

عزیزم ارشد عالم میرے بڑے بھائی میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا پوتا ہے اور دونوں عزیزان کے جد امجد خاکسار کے والد میاں اللہ بخش صاحب مرحوم ہیں۔

احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت
○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مربی سلسلہ متخصص حدیث کو مورخہ 25-9-2000 کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "مرغوب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولود مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب (شہزاد پلاسٹک ورکس ربوہ) کا پوتا اور مکرم سید عبدالرحمان شاہ صاحب (شاہ ہومیو پیتھک کلینک ربوہ) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی عطاء فرمائے اور تمام خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 29۔ ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 23 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
ہفتہ 30۔ ستمبر غروب آفتاب۔ 5-58
اتوار یکم اکتوبر طلوع فجر۔ 4-39
اتوار یکم اکتوبر طلوع آفتاب 6-00

7 مسلم لیگیوں کو سزا

سپریم کورٹ پر حملہ کرنے کے الزام میں مسلم لیگ کے سات لیڈروں کو ایک ایک ماہ قید اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنا دی گئی۔ ان میں طارق عزیز' اختر رسول' میاں منیر' اختر محمود' چوہدری تنویر' سردار نسیم اور شہباز گوشی شامل ہیں۔ نواز شریف اور بعض دیگر ملزموں کے خلاف مزید تفتیش کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے پانچ رکنی فل بنچ نے مسلم لیگی رہنماؤں کی معافی کی درخواستیں مسترد کر دیں۔

7 ملزمان نظر ثانی کی درخواستیں کریں گے

خیال ہے کہ سپریم کورٹ سے سزا پانے والے 7 ملزم نظر ثانی کی درخواست کریں گے۔ ایک صحافی نے جب اٹارنی جنرل سے سوال کیا کہ کیا اب ان رہنماؤں کی نااہلی کا ریفرنس دائر کیا جائے گا تو اٹارنی جنرل نے کسی تبصرہ سے انکار کر دیا۔

مذہبی طلباء تنظیموں پر پابندی

تعلیمی اداروں میں مذہبی جماعتوں کی طلباء تنظیموں پر پابندی لگا دی جائے۔ یہ بات وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے والی ٹاسک فورس کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ قوانین میں ترمیم کر کے کسی کو کافر کہنے اور وال چاکنگ پر پابندی عائد کی جائے گی۔ مذہبی جلسوں کو مقررہ اوقات اور روٹس کا پابند بنانے کی بھی سفارش کر دی گئی۔ عدالتوں میں اردو زبان نافذ کی جائے گی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ جماعت اسلامی سمیت تعلیمی اداروں میں اسلحہ پھیلانے والی پارٹیوں کے خلاف ایکشن ہو گا۔ مجاہد رہنما بھی اسلحہ نہیں لہرا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو کیا حق ہے کہ وہ طلبہ میں اسلحہ بانٹ کر تعلیمی ادارے بند کرائے۔ 1980ء کے بعد سے ارکان اسمبلی کی سفارش پر جاری کردہ ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس بھی منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ عبادت گاہوں سے باہر مذہبی جلسے کرنے والوں کو تقاریر کے کیسٹ ڈپٹی کمشنر کے حوالے کرنے ہوں گے۔

تین مسلم لیگیوں کا ریمانڈ

بغاوت کے مقدمے میں مسلم لیگی لیڈروں خواجہ سعد رفیق خواجہ حسان اور جاوید ہاشمی کو جوڈیشل ریمانڈ حاصل کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا۔ سعد رفیق کی 10-15 سال پرانے مقدمات میں ضمانت منظور کر لی گئی۔

پاکستان فائنل میں نہ پہنچ سکا

اولمپک ہاکی کے مقابلوں میں جنوبی کوریا نے پاکستان کو ایک گول سے شکست دے دی جس سے پاکستان فائنل میں نہ پہنچ سکا۔ فائنل ہالینڈ اور جنوبی کوریا کے درمیان ہو گا۔

سیاچن پر قبضہ کے لئے بھارتی منصوبہ

سیاچن پر قبضہ کرنے کے لئے بھارت نے منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ جدید روسی ہیلی کاپٹر آئندہ ماہ کنٹرول لائن کا انتظام سنبھال لیں گے۔ لداخ سیکٹر پر فوج کے لئے خوراک ذخیرہ کر لی گئی۔ مگ 29 طیاروں کی آپریشنل پروازیں جاری ہیں۔ روسی ہیلی کاپٹر دراندازی روکنے کے آپریشن کی نگرانی کریں گے۔ جدید راڈار نصب کر دیئے گئے ہیں۔ ایم آئی 17 ہیلی کاپٹر سامان حرب پہنچانے میں مصروف ہیں۔ بھارت نے 40 روسی ہیلی کاپٹر 705 کروڑ روپے میں خریدے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے ممکنہ حملے کے پیش نظر بھارت نے فضائی صلاحیت میں اضافہ کر لیا ہے۔

12۔ اکتوبر یوم سیاہ

مسلم لیگ 12۔ اکتوبر کو یوم سیاہ منائے گی۔ ضلعی مقامات پر جلسے ہوں گے۔ کلثوم نواز سمیت مسلم لیگی رہنما بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب کریں گے۔ بیگم کلثوم نواز نے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ 12۔ اکتوبر کو کالا لباس پہنیں۔ بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ناتجربہ کار ریٹائرڈ جرنیل نے ملک کو نقصان پہنچایا۔

زبان کھولی تو پنڈورا بکس کھل جائے گا

پاک بحریہ کے سابق سربراہ ایڈمرل (ر) منصور الحق نے اپنے اوپر لگنے والے کمیشن کھانے کے الزامات پر کہا ہے کہ میں نے زبان کھولی تو پنڈورا باکس کھل جائے گی۔ دفاعی سودوں میں کمیشن ضرور کھایا جاتا ہے کمیشن کھانے والے آج بھی فوج میں موجود ہیں۔ بعض اہم دفاعی سودوں میں جرنلوں اور بحریہ کے افسروں نے کمیشن کھائی۔ انہوں نے کہا کہ نیب بڑے شوق سے میرے خلاف تحقیقات کر لے۔

عام انتخابات کی تیاریاں

عام انتخابات کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ الیکشن کمیشن کو نئی ووٹر لسٹیں بنانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ نئی لسٹیں کمپیوٹرائزڈ ہوں گی ہر وہ شخص جس کے پاس نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی کا جاری کردہ شناختی کارڈ ہو گا وہ ووٹ ڈالنے کا اہل ہو گا۔

کراچی کی فینسی ورائٹی K-22 میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ کاٹھیاں والا بازار سیالکوٹ

فون دکان 594674 رہائش 265155

پروپرائٹر: عمران مقصود۔ موبائل 0300-617823

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

بلال انٹرپرائزز

سبزی منڈی۔ اسلام آباد

آفس 051-440892-441767

رہائش 051-410090

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس

سلور لنک پرنٹرز

کتب۔ وزٹنگ کارڈ۔ لیٹرپیڈ۔ بروشرز۔ شادی کارڈز۔ کیلنڈرز

کلرفل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود

بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت

ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887

E-mail: silverlp@hotmail.com

دوکان برائے فروخت

راجیکی روڈ پر بالمقابل دارالخیر اقبال جنرل اسٹور چوک میں ایک دوکان (جنرل سٹور کا سامان) برائے فروخت ہے۔ صبح سے شام تک موقعہ پر بالمشافہ رابطہ کریں۔

منصور احمد تاثیر 19/16 دارالرحمت شرقی ربوہ

"ضرورت ہے"

درج ذیل آسامیوں کے لئے جگہ خالی ہے عمر 25 تا 35 سال ہو۔

(1) آفس ورک کے لئے (تعلیم کم از کم میٹرک) (2) اکاؤنٹنٹ (تجربہ کار) (3) ڈرائیور کم سیل مین (تعلیم کم از کم میٹرک) تاریخ انٹرویو 10-10-2000 12 بجے دوپہر کے بعد درخواست گزار خود ملیں صدر صاحب اور قائد صاحب کی تصدیق کروا کر لائیں۔

پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 7932514-16 Fax7932517-

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

چھوٹا قد کورس	150/-	کثرت پیشاب کورس	70/-
بے بی گروتھ کورس	50/-	مٹی چھوڑ کورس	35/-
گنٹھیا کورس	130/-	درد دل (انجائنا) کورس	210/-
کمزوری حافظہ کورس	70/-	پتھری گردہ کورس	320/-
پتھری پتہ کورس	300/-	کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
شوگر کورس	185/-	پھلبہری کورس	200/-
موٹاپا کورس	140/-	مقوی دل کورس	100/-
کمزوری جسم کورس	190/-	دھڑکن دل کورس	200/-
ٹی بی کورس	100/-	پولیو کورس	270/-
قبض کورس	75/-	ٹانسلز کورس	100/-
دمہ کورس	100/-	اٹھرا کورس	175/-
بال جھڑ کورس	65/-	درد گردہ کورس	300/-
بواسیر کورس	70/-	پائیوریا کورس	105/-
جلن پیشاب کورس	70/-	پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات وی پی اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون:- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61